ضیائی ماہانہ سیریز

ضیائے صفر المظفر

☆فضائل ونوافل | ☆اعراس مبارک یکم تا ۳۰ | ☆تاریخ اسلام کے اہم واقعات

ناشر:
انجمن ضیاءِ طیبہ
بالمقابل HBL کھارادر برانچ آدمجی داؤد روڈ بمبئی بازار کھارادر کراچی
021-32473226 www.ziaetaiba.com

ضیائے صفر المظفر

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

سلسلۂ اشاعت	:	13
نام کتاب	:	ضیائے صفر المظفر
مصنف	:	مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
صفحات	:	112
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	مارچ 2005ء

www.ziaetaiba.com

ناشر

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

اسلامی سال کا دوسرا مہینہ

"صفر المظفر"

وجہ تسمیہ:

اسلامی سال کے دوسرے مہینے کا نام "صفر المظفر" ہے۔ یہ صفر بالکسر سے ماخوذ ہے، جس کا معنی خالی ہے۔ حرمت والے چار مہینوں میں جنگ کرنا اہلِ عرب کے نزدیک حرام تھا، اس لیے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام میں باشندگانِ عرب گھروں میں بیٹھتے یا سفرِ حج اختیار کرتے، اور جب ماہِ صفر شروع ہوتا تو رُکے ہوئے تنازعات "از سرِ نو جدال و قتال" میں مصروف عمل ہو جاتے، پھر گھروں کو خالی چھوڑتے اور میدانِ جنگ کا رخ کرتے اس لیے اس ماہ کو صفر کہتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

باطل عقائد ورسومات اور ماہِ صفر:

ماہ صفر المظفر کو جاہل لوگ منحوس سمجھتے ہیں، اس میں شادی کرنے اور لڑکیوں کو رخصت کرنے سے، نیا کاروبار شروع کرنے اور سفر کرنے سے گریز

کرتے ہیں۔ خصوصاًماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس گمان کی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابلی چنا) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز و فاتحہ کرنا مستحب ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کیے تو گھر کے کفیل افراد (خصوصاً کمانے والے) کا روزگار متاثر ہو گا، یہ باطل نظریہ ہے۔ نیاز و فاتحہ ہر طرح کے رزقِ حلال پر دی جاسکتی ہے اور ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے۔ محض ماہِ صفر سے کسی نیاز کو مقید کرنا جہالت ہے۔

ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کو ''آخری بدھ'' کے عنوان سے لوگ بہت مناتے ہیں، خصوصاً ٹیکسٹائل (کپڑے کا کاروبار) قالین بافی، لوہار، بڑھئی اور بنارسی (کھڈی لوم) کا کام کرنے والے اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح کو جاتے ہیں، نہاتے دھوتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز صحت کا غسل فرمایا تھا۔ اور بیرونِ شہر (یعنی مدینہ طیبہ کے باہر) سیر و تفریح کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل اور بے بنیاد ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان نے تحقیق فرمائی ہے کہ ماہِ صفر کے آخری ہفتہ میں سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت کے ساتھ تھا اور فوراً بعد ربیع الاول شریف میں آقائے دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہری حیات کا عرصہ گزار کر وصال فرما گئے تھے۔ ان تاریخوں میں جو باتیں لوگوں میں مشہور ہیں، وہ خلافِ شرع و حقیقت ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں ان سب خرافات کو مندرجہ ذیل احادیث رد کرتی ہیں۔

حدیث:

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم لَا عَدۡوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوۡءَ وَلَا صَفَرَ۔[1]

(ترجمہ) سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ متعدی بیماری ہے اور نہ ہامہ اور نہ منزل قمر اور نہ صفر۔

حدیث:

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم لَا عَدۡوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَاُحِبُّ الۡفَالَ الصَّالِحَ[2]

(ترجمہ) معروف محدّث و معبِّر امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "بیماری کا لگنا اور بد شگونی کوئی چیز نہیں فالِ بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔"

حدیث:

www.ziaetaiba.com

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فال سے متعلق احادیث نقل کرتے ہیں، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا،

1۔ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۱، جامع صغیر جلد دوم صفحہ ۸۸۵۔

2۔ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۱۔

وَيُعْجِبُنِيْ الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةَ و الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ.[1]

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فال" سے متعلق فرمایا، "اور مجھے اچھا شگون (فال) پسند ہے یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ۔"

کوئی مہینہ منحوس نہیں ہوتا

حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ الشُّوْمُ فِيْ الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ.[2]

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، گھر، عورت اور گھوڑے میں۔"

حدیث شریف:

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنْ يَّكُنْ مِّنَ الشُّوْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ.[3]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اگر بدشگونی کسی چیز میں ہو تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوگی۔"

1۔ صحیح مسلم مطبوعہ اصح المطابع، جلد دوم، صفحہ ۲۳۱۔

2۔ مسلم جلد دوم صفحہ ۲۳۲۔

3۔ مسلم جلد دوم، صفحہ ۲۳۲۔

حدیث:

عَنۡ جَابِرٍ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنۡ کَانَ فِیۡ شَیۡءٍ فَفِی الرَّبۡعِ وَالۡخَادِمِ وَ الفَرَوسِ[1]

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہو گی۔"

تشریح احادیث:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان احادیث میں امام مالک نے کہا کہ کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے یا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں سے ہو جاتی ہے۔ اور امام خطابی و دیگر بہت سے علما نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کوئی گھر میں رہنا پسند نہ کرے یا عورت سے صحبت کو مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو بُرا سمجھے تو ان کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔[2]

نوٹ: گھوڑے سے مراد "سواری" (کار / بس وغیرہ) ہے اور غلام سے مراد نوکر چاکر ہیں۔

1۔ مسلم جلد دوم صفحہ ۲۳۲۔
2۔ شرح صحیح مسلم النووی۔

حدیث رسول ﷺ کا مفہوم:

حافظ الحدیث حضرت امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَاعَدْوٰی کا مطلب یہ ہے کہ ایک بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ جو شخص بیمار کیساتھ بیٹھتا ہے یا اس کے ساتھ کھاتا پیتا ہے تو اس کی بیماری اس کو بھی لگ جاتی ہے۔

وَلَا ھَامَّۃَ۔ ہامہ سے مراد ایک جانور کا نام ہے۔ اہلِ عرب میں یہ باطل نظریہ تھا کہ یہ جانور میت کی ہڈیوں سے پیدا ہوتا ہے جو اُڑتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ مقتول کے سر سے ایک جانور باہر نکلتا ہے۔ اس کا نام ہامہ ہے وہ ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھ کو پانی دو یہاں تک کہ اس کا مارنے والا مارا جاتا ہے۔ امام نووی نے تفسیر "مالک بن انس" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ وہ (اہلِ عرب) اعتقاد رکھتے تھے کہ مقتول کی روح جانور میں منتقل ہو جاتی ہے۔ سرکار نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کو باطل فرمایا۔

نوء کی جمع انواء ہے جس کا معنیٰ قمر کی منزلیں ہیں۔ وہ اٹھائیس منزلیں ہیں یعنی وہ راتیں کہ جن میں چاند کے مکمل ہونے کے ارتقائی مراحل اور پھر بتدریج تنزل کے مراحل۔ حتیٰ کہ چاند اٹھائیسویں شب میں مکمل غروب ہو جاتا ہے اہل عرب کا خیال تھا کہ چاند کی بڑھتی اور گھٹتی عمر کی منزلیں بارش آنے کا سبب ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ردّ فرمایا کہ نزولِ باراں بتقدیر الٰہی ہے۔

وَلَا صَفَرَ۔ یعنی صفر نہیں۔ اس میں بہت تاویلات ہیں بعض کے نزدیک "صفر" سے مراد یہی مہینہ ہے جو محرم شریف کے بعد آتا ہے۔ امام مالک اور ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ بعض کے نزدیک "صفر" پیٹ میں پایا جانے والا ایک سانپ ہے اور وہ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور ایذاء دیتا ہے اور ایک آدمی سے دوسرے میں سرایت کرجاتا ہے...... پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ سب باطل اور خرافات ہیں۔[1]

ایک اور حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، "بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں"[2]

عرب کی یہ عادت بھی تھی کہ شگون لیتے تھے۔ وہ اس طرح کہ جب کسی کام کا قصد کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ یا جانور کو ہنکارتے تو اگر یہ دائیں طرف بھاگتا تو اسے مبارک جانتے اور نیک فال لیتے اور اگر بائیں طرف بھاگتا تو اسے نحس اور نا امید جانتے۔ شارع علیہ السلام نے اس عقیدہ کو بھی باطل قرار دیا۔ متذکرہ دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر الٰہی، اہلِ دنیا کی حرکات و سکنات کی پابند نہیں بلکہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی مشیّت کی پابند ہے جبکہ بدفالی (بدشگونی) رسمِ کفار ہے، بہرحال مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ شرح صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۴۳۰۔۴۳۱۔
2۔ مسلم شریف۔

ماہِ صفر المظفر کے نوافل و عبادات

ماہِ صفر کی پہلی رات کے نوافل:

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعات نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُل یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پندرہ دفعہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُل ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الفلق پندرہ بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۃ الناس پندرہ مرتبہ پڑھے سلام کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے۔ پھر ستر ۷۰ مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا ثواب عطا کرے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ○[1]

www.ziaetaiba.com

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۲۸۱۔

ماہِ صفر کے روزے

ہر ماہ ایّامِ بیض یعنی قمری مہینوں کے ۱۳....۱۴....۱۵ کے روزے رکھنا مستحب ہے ان روزوں کی فضیلت کے بارے میں قطب الاقطاب سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں، ”حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ۱۳ تاریخ کا روزہ تین ہزار برس، ۱۴ تاریخ کا روزہ دس ہزار برس اور ۱۵ تاریخ کا روزہ ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔[1]

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایامِ بیض کے روزے سفر و اقامت میں نہیں چھوڑتے تھے۔“

حدیث:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو شخص ایامِ بیض کا روزہ رکھے گا وہ سال بھر روزہ رکھنے والا قرار پائے گا۔“[2]

اس مہینے میں چاہیے کہ ہر پیر، جمعرات، جمعہ اور ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں روزہ رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۹۸۔

2۔ بخاری شریف۔